رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

Digtized by Khilafat Library

مدینۃ المسیح علیہ السلام

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کو دو چار روز سے عموماً رات کے وقت حرارت ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جلد تر شفائے کلی عطا فرمائے۔ آمین ✤

درس قرآن جس کا حضرت اقدس نے ہمارے مکرم خان بہادر محمد حسین خان صاحب جج کانپور سے وعدہ فرمایا تھا ۲۶ اکتوبر سے شروع ہو گیا ہے۔ پہلے دن مسجد مبارک میں بعد نماز فجر ہوا۔ لیکن دوسرے روز حضرت کی ناسازی طبع کے سبب اسوقت نہ ہو سکا بلکہ ظہر کے بعد ہوا۔ بہت سے احباب شریک درس ہوتے ہیں ✤

معائنہ مدرسہ تعلیم الاسلام (ہائی سکول) کے لئے ۲۶ و ۲۷ تاریخ کو جناب انسپکٹر صاحب تشریف لائے ✤

جنازہ۔ ۲۵ اکتوبر کو میاں رحمت علی صاحب مہاجر قادیان

اخبار احمدیہ

بلب گڑھ سے حکیم انوار حسین خان صاحب لکھتے ہیں کہ یہاں مخالفین نے یہ مشورہ کیا ہے کہ احمدیوں کا کھانا پینا بند کر دیا جائے۔ اور کسی قسم کی تجارت ان سے نہ کی جائے اور مسجد میں جانے سے روکنے کی بھی کوشش کیگئی اور مختلف تکالیف دینے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑا لیکن بفضلہ قدیم اور جدید احمدیوں کا ایمان باوجود ان مصائب کے ترقی کر رہا ہے اور جماعت دن بدن بڑھتی جاتی ہے احباب استقامت کے لئے دُعا کریں ✤

گوکھووال سے میاں غلام دین صاحب لکھتے ہیں۔ الحمد للہ یہاں مدرسۃ البنات کھل گیا اور خدا تعالیٰ نے ہماری آرزو پوری کر دی ہے۔ اس مدرسہ کے افتتاح سے گاؤں والوں کو بہت آرام ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ترقی دے اور لوگوں کے لئے برکت کا موجب ہو ✤

ظفروال میں برادر اللہ رکھا صاحب کے ہاں خدا تعالےٰ نے لڑکا دیا ہے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے اس کا نام حفیظ اللہ رکھا ✤ سید مبارک علی صاحب انجن ڈرایور لدھیانہ کے ہاں بھی اللہ تعالےٰ نے فرزند عطا فرمایا ہے اس کا نام حضرت نے محمد احمد رکھا۔ اللہ تعالیٰ دونوں کو نیک اور خادم دین بنادے ✤

بھیرہ سے ایک دوست نے حضرت کی خدمت میں اپنے بھائی کے واسطے دُعا کی التجا کرتے ہوئے یہ بھی لکھا کہ حضور اس کا خیال نہ فرمائیں کہ وہ غیر مبائعین میں ہے کیونکہ وہ اپنے لڑکپن کی وجہ سے غلطی پر ہے تو حضور نے اسکے جواب میں لکھوایا دُعا تو ہم ہندوؤں اور عیسائیوں کے لئے بھی کرتے رہتے ہیں غیر مبائعین تو احمدی ہیں۔ دُعا کی ہے اور انشاء اللہ کروں گا ✤

باہتمام شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ر اکتوبر ۱۵ء

مجوزہ قانون رواج کے متعلق عرضداشتیں

بیرونجات کے بعض احباب نے پوچھا ہے کہ قانون رواج کے متعلق میموریل کہاں اور کیونکر بھیجے جائیں انکی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ یہ عرضداشتیں اپنے اپنے ضلع کے ڈپٹی کمشنر صاحبان کی وساطت سے گورنمنٹ پنجاب کی خدمت میں بھیجی جانی چاہئیں اور مضمون ان کا یہ ہو کہ شملہ کانفرنس میں جس قانون کی تجویز پر غور ہوا اسکے بارہ میں ہم ممبران جماعت احمدیہ (مقام فلاں جن کے دستخط نیچے ثبت ہیں) بادب ملتمس ہیں کہ گورنمنٹ عالیہ اول تو ایسا کوئی قانون وضع نہ فرمائے جس کی روسے مسلمان اپنے معاملات میں بجائے احکام شریعت کے آئین رواج کی پابندی اور اسکے فیصلے قبول کرنے پر مجبور ہوں کیونکہ مسلمان بالعموم اسپر رضامند نہونگے لیکن اگر عام مسلمان اپنے واسطے ایسا پسند کریں بھی تو چونکہ احمدی جماعت اپنے معاملات ومقدمات میں شرعی فیصلوں کی ہی خواہشمند ہے اسواسطے اس کو قانون مجوزہ کے اثر سے مستثنٰی کیا جائے بلکہ (جیسا کہ معزز معاصر الحکم نے لکھا ہے) وہ اسبات کو اور بھی خوشی سے منظور کریگی کہ احمدی جماعت کے مقدمات میں گورنمنٹ اُن فیصلہ جات کو قانوناً جائز قرار دے جو ہماری کمیونٹی کے موجودہ مقتدیٰ و پیشوا حضرت خلیفۃ المسیح (ایدہ اللہ) مطابق شریعت صادر فرماویں۔ ان عرضداشتوں کا مضمون انگریزی میں ہونا چاہئیے۔ ہر جگہ کے مقامی سکرٹری صاحبان روانہ کریں اور مضمون عرضداشت کے ساتھ تمام ممبران انجمن کے بھی دستخط ثبت ہوں۔ کوئی اور امور دریافت طلب ہوں تو انکے متعلق سیکرٹری صاحب صدر انجمن احمدیہ سے خط وکتابت کیجائے۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہے صدر انجمن کی جانب سے اس بارہ میں تاحال کوئی سرکلر لیٹر شائع نہیں ہؤا۔ لیکن اگر انجمن موصوفہ اسکو مناسب سمجھے اور پسند فرمادے تو یہ اور بھی اچھا ہوگا کہ تمام مقامی انجمنوں اور جماعتوں کیطرف سے بطریق نیابت یکجائی میموریل سیکرٹری صاحب صدر انجمن ہی روانہ فرمادیں۔ صرف یہ ہو کہ اسکے ساتھ کل انجمنوں اور جماعتوں کے عہدیداران اپنی اپنی جگہ پر جلسہ کرکے مختصر مضمون کا متفقہ ریزولیوشن دفتر صدر انجمن میں بھیجدیں اور صدر انجمن ان سب کو اپنی نیابتی عرضداشت کے ساتھ منتقی کرکے لوکل گورنمنٹ کی خدمت میں روانہ کردے۔ اس صورت میں ضروری ہوگا کہ صدر انجمن بہت جلد اپنا منشاء اور ضروری اطلاع احمدی اخبارات کے ذریعہ شائع کردے اور مقامی انجمنوں کو تاکیدی ہدایات کے ساتھ مناسب عرصہ کی مہلت دے جسکے اندر اندر ہر جگہ ضروری کارروائی بلاتعویق وتساہل عمل میں آجانی چاہیئے۔

رشتۂ اخوۃ مستحکم کرنے کا ایک ذریعہ

افراد جماعت احمدیہ کے مابین جو اہم اور بابرکت تعلق اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے پیدا کردیا ہے اسکی بزرگداشت تمام برادران سلسلہ کا ایک ضروری فرض ہے اس تعلق کو مضبوط کرنے اور بڑھانے کے بہت سے ذرائع ہوسکتے ہیں انامجملہ ایک یہ بھی ہے کہ ہر احمدی اپنے دوسرے دینی بھائیوں کے ساتھ ہمدردی حتی الوسع ہر موقعہ پر ہر طرح سے اور خصوصاً اُسکے کاروبار میں ہمت بندھانے حوصلہ بڑھانے سے۔ اپنے اوپر لازمی سمجھے۔ اسکی اور بھی زیادہ ضرورت اس وجہ سے معلوم ہوتی ہے کہ احمدی تو بفضل خدا اپنے امام مکرم کی منشاء کے ماتحت کاروباری امور اور دنیوی معاملات میں کسی کے ساتھ بخل تنگدلی یا ترک تعلقات کو پسند نہیں کرتے لیکن مخالفین سلسلہ میں اکثر سُنا اور دیکھا گیا ہے کہ لوگ احمدیوں کے ساتھ تنگ خیالی وبیگانگی کا برتاؤ روا رکھتے ہیں۔ پس ایسے حالات میں اگر خود احمدی احباب بھی انکے کاروبار وغیرہ میں ہمدردی وحوصلہ افزائی کا سلوک نہ برتیں گے تو اور کس سے توقع کی جاسکتی ہے؟

احمدی ممتحن چشم وسوداگر عینک

ایک دوست نے برادر شیخ عبدالرحیم صاحب احمدی ممتحن چشم وسوداگر عینک کا پتہ دریافت کیا ہے۔ افسوس انکے خط میں اُن کا اپنا پتہ درج نہیں ورنہ بذریعہ خط ہی مطلع کردیا جاتا۔ اب بذریعہ اخبار عرض ہے جس سے دیگر احباب بھی مطلع ہوجائیں گے کہ اُن کا پتہ (دھلی۔ بلبلی خانہ۔ کھوجلا پہاڑی) لکھنا چاہئیے۔ شیخ صاحب بڑے مخلص احمدی ہیں اور اپنے کاروباری دوروں میں تبلیغ کا سلسلہ بھی جاری رکھتے ہیں اور ساتھ ہی قیمتاً خریدی ہوئی کتابیں۔ رسالے۔ اخبارات بھی بہ نظر تبلیغ واشاعت لوگوں میں تقسیم کرتے رہتے ہیں خدا تعالےٰ آپکے اخلاص میں ترقی دے اور دوسرے بھائیوں کو بھی ایسا ہی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

قرآن شریف مترجم مع تفسیر احمدی

مرتبہ حضرت مولا مولوی میر محمد سعید صاحب سلمہ اللہ میر مجلس انجمن احمدیہ حیدرآباد دکن

اسمیں ۷۶۴ صفحے متن کلام اللہ شریف کے ہیں اور اتنے ہی ساتھ کے ساتھ ترجمہ اُردو کے جو فارسی ترجمہ شاہ ولی اللہ رح صاحب سے ملتا جلتا ہے۔ اور آخر میں کم وبیش اسیقدر حجم تفسیری نوٹوں کا ہے جو عموماً درس قرآن حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ سے مستفاد ہیں۔ اوراق متن کے حاشیہ پر نشان منزل۔ شمار رکوع وغیرہ تمام ضروری باتیں دیگئی ہیں اور حواشی ترجمہ میں جو ورق بورق بالمقابل رکھا گیا ہے بہت سے فوائد واشارات اور نیز تفسیری نوٹوں کے حوالے درج ہیں۔ غرض ہر پہلو سے بہت مفید وضروری تالیف اور ایک قابل قدر خدمت قرآن ہے جسکے لئے مولانا ممدوح نے اس پیرانہ سالی میں ازراہ اخلاص بہت کچھ دیدہ ریزی ومشقت گوارا فرمائی ہے خدا تعالیٰ آپکا اجر ہو اور احمدی احباب کو آپکے اس فیض سے مستفیض ہونیکی توفیق بخشے گو لکھائی چھپائی کاغذ معمولی ہے پھر بھی تین روپے (للعہ) میں قریباً آٹھ سو صفحے ضخامت پھر قرآن کریم جیسی کتاب پاک کے حقائق ومعارف پر مشتمل۔ فی الواقعہ بہت ارزاں ہے امید ہے کہ انشاء اللہ ہاتھوں ہاتھ اٹھے گا۔ ملنے کا پتہ

مہتمم کتبخانہ انجمن احمدیہ۔ حیدرآباد دکن۔ تالاب میر جملہ

مسیح موعود محمدؐ است و عین محمدؐ است

نمبر ۳

شہزادہ عبداللطیف شہید کابل کے آخری الفاظ

گذشتہ مضمون مندرجہ الفضل مورخہ ۱۶ ستمبر ۱۵ء میں مَیں نے محض بفضل الٰہی اسبات کو پایۂ ثبوت تک پہنچایا ہے کہ حضرت مسیح موعود باعتبار نام - کام - اور مقام (مرتبہ) کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود ہیں - یا یُوں کہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جیسا کہ پانچویں ہزار میں مبعوث ہوئے تھے - ایسا ہی اسوقت جمیع کمالات کے ساتھ مسیح موعودؑ کی بروزی صورت میں مبعوث ہوئے ہیں - یا یُوں کہو - کہ جیسا آنحضرت صلعم کو پانچویں ہزار میں محمدیت کی چادر پہنائی گئی تھی - ویسا ہی آج مسیح موعود کو پھر بروزی طور پر وہی محمدیت کی چادر پہنائی گئی ہے - یا یوں کہو کہ مسیح موعود ایک ایسا آئینہ ہے جسمیں محمدی شکل اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے - یا یُوں کہو کہ حضرت مسیح موعودؑ ایک ایسا واسطہ ہے جس کے ذریعہ سے محمدی قوت اور جلال پھر از سرِ نو دُنیا پر ظاہر ہُوا - الغرض ان تمام باتوں کا لب لباب وہی الفاظ ہیں - جو کہ میرے مضمون کے لئے اصل شاہراہ کا کام دے رہے ہیں یعنی یہ کہ مسیح موعود محمدؐ است و عین محمدؐ است اور جیسا کہ میں پہلے دو مضمونوں میں دو دلیلیں اس امر کی دے آیا ہوں - کہ واقعی حضرت مسیح موعود نام - کام اور مقام کے اعتبار سے عین محمدؐ ہیں - اور آپ کے عین محمدؐ ہونے میں ذرہ بھر بھی شک و شبہ نہیں - ایسا ہی اب میں اس مضمون میں تیسری دلیل دیتا ہوں - اور میرا خیال ہے کہ وہ تیسری دلیل بھی اپنی نوعیت میں اسی پایہ کی ہے کہ کوئی خدا ترس انسان اس سے انکار نہیں کر سکتا - کیونکہ یہ امر شاہِ دوجہاں حضرت خاتم الانبیاءؐ صلے اللہ علیہ وسلم نے خود پیش کیا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کا وجود ایک کامل ظلیت کے ساتھ پیدا کیا جائے گا تا کہ اسمیں اور مجھ میں کوئی فرق درمیان نہ رہے چنانچہ آپ اس کے حق میں فرماتے ہیں :-

"اسمہ کاسمی و یدفن معی فی قبری"

یہ وہ الفاظ ہیں جو ہمارے اس دعوے کی پوری تصدیق کر رہے ہیں - جو ہم نے پیش کیا ہے کہ مسیح موعود محمدؐ است و عین محمدؐ است - چنانچہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں :-

"پس جو کامل طور پر مخدوم میں فنا ہو کر خدا سے نبی کا لقب پاتا ہے وہ ختم نبوت کا خلل انداز نہیں ہو سکتا - جیسا کہ تم آئینہ میں اپنی شکل دیکھو تو تم دو نہیں ہو سکتے - بلکہ ایک ہی ہو - اگرچہ بظاہر دو نظر آتے ہیں صرف ظل اور اصل کا فرق ہے - سو ایسا ہی خدا نے مسیح موعودؑ میں چاہا - یہی بھید ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مسیح موعود میری قبر میں دفن ہو گا - **یعنی وہ میں ہی ہوں** اور اسمیں دو رنگی نہیں آئی " (کشتی نوح صفحہ ۱۵)

اس حوالہ کو بغور پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ جس ظل ہونے کا دعوے کرتے ہیں اُنکی حقیقت میں یہ راز مضمر ہے - کہ اسمیں ظل اور اصل ایک ہی ہوتے ہیں گو بظاہر دو نظر آتے ہیں لیکن درحقیقت وہ ایک ہی ہیں - سو ایسا ہی خدا نے مسیح موعود میں چاہا کہ آپ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مظہر تام بنا کر آپ میں اور آنحضرت صلعم میں اسقدر نفی غیریت اور شدت اتحاد کو کمال دیا - کہ جیسے جا کر مسیح موعودؑ کا وجود خدا کے نزدیک آنحضرت صلعم کا ہی وجود ہو گیا - اور اس میں کوئی دو رنگی یا مغائرت باقی نہ رہی - پس اس لحاظ سے مسیح موعود کا محمدؐ اور عین محمدؐ صلعم ہونا پوری طرح سے تحقق ہوتا ہے *

حضرت مسیح موعود کا محمدؐ صلعم ہونا آج نہیں ہُوا بلکہ ابتدا سے ہی مقدر ہو چکا تھا - اور یہ ایک قرار یافتہ عہد تھا کہ آخری زمانہ میں آنحضرت صلعم کا ایک مظہر تام اور بروز کامل ظاہر ہو گا - جسکے ذریعہ محمدی جلال پھر دوبارہ دُنیا میں چمک اُٹھے گا - اور مُردے زندہ ہو جائینگے - اور قرآن ثریا سے دوبارہ نزول کرے گا - جیسا کہ مقدس نوشتوں میں لکھا ہے کہ دو محمدؐ ہونگے اور دو احمدؐ ہونگے اور دو بدر ہونگے جن کے ذریعہ اسلام ترقی پکڑے گا - وہ خدا کے نوشتے پورے ہوں - پس حضرت مسیح موعود وہی نور ہیں - جس کا سب نوروں کے آخر میں آنا مقدر ہو چکا تھا - اور وہی نبی ہیں جس کا آنا سب سے آخر ہُوا ہے اس لئے ہو نہیں سکتا کہ وہ سوائے آنحضرت صلعم کے بروزی وجود کے کسی اور حیثیت میں پیش کئے جا سکیں کیونکہ آخری ہونا ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی شان ہے پس اس لئے خدا تعالے نے حضرت مسیح موعود کو ظلی طور پر آنحضرت صلعم ہی کا تمام کمال یعنی نام - کام - اور مقام عنایت کیا تا اُس کا آنا کسی غیر کا آنا نہ سمجھا جاوے بلکہ خود آنحضرت صلعم کا ہی آنا متصور ہو - چنانچہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں :-

"میں اس کا رسول یعنی فرستادہ ہوں مگر بغیر کسی نئی شریعت اور نئے دعوے اور نئے نام کے **بلکہ اسی نبی کریم خاتم الانبیاء کا نام پاکر اور اسی میں ہو کر اور اسی کا مظہر بنکر آیا ہوں**"

پھر نام کے لفظ پر نوٹ دیکر نیچے یُوں تحریر فرماتے ہیں :-

"یہ قول اس حدیث کے مطابق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آنے والا مہدی اور مسیح موعود میرا اسم پائے گا - اور کوئی نیا اسم نہیں لائے گا یعنی اُسکی طرف سے کوئی **نیا دعویٰ نبوت و رسالت کا نہیں ہو گا** - بلکہ جیسا کہ **ابتدا سے قرار پا چکا ہے** وہ محمدی نبوۃ کی چادر کو ہی ظلی طور پر اپنے اوپر لے گا - اور اپنی زندگی اسی کے نام پر ظاہر کرے گا اور مر کر بھی اسی کی قبر میں جائے گا - تا یہ خیال نہ ہو کہ کوئی **علیحدہ وجود ہے** اور یا **علیحدہ رسول آیا - بلکہ بروزی طور پر وہی آیا - جو خاتم الانبیاء تھا** - مگر ظلی طور پر اسی راز کے لئے کہا گیا کہ مسیح موعود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر میں دفن کیا جائے گا - کیونکہ رنگ دوئی اسمیں نہیں آیا - پھر کیونکر علیحدہ قبر میں تصور کیا جاوے *

نزول المسیح صفحہ ۳

حضرت مسیح موعودؑ کے یہ الفاظ اپنی آپ ہی تشریح کر رہے ہیں پس حضرت مسیح موعودؑ کے عین محمدؐ صلعم ہونے پر یہ الفاظ کافی سے بڑھ کر روشنی ڈال رہے ہیں - اور صاف طور سے بتاتے ہیں کہ اسوقت درحقیقت کوئی علیحدہ رسول یا نبی نہیں آیا - بلکہ وہی آیا جو خاتم الاولیا تھا - اور چونکہ خاتم الانبیا کا آنا بجز صورت بروز ناممکن اور محال ہے ورنہ تناسخ لازم آتا ہے

اس لئے یہاں "بروزی طور پر" کے الفاظ کا استعمال کیا گیا۔ ورنہ رُوحانی حقیقت کے رو سے مسیح موعود در حقیقت محمد رسول اللہ صلعم ہی ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود آگے چل کر فرماتے ہیں:۔

"اس نکتہ کو یاد رکھو۔ کہ میں رسول اور نبی نہیں ہوں یعنی باعتبار نئی شریعت۔ نئے دعوے اور نئے نام کے۔ اور کہ میں رسول اور نبی ہوں۔ یعنی باعتبار ظلیت کاملہ کے۔ میں وہ آئینہ ہوں جس میں محمدی شکل اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے۔"

پھر اس کے آگے فرماتے ہیں:۔

"اگر میں کوئی علیحدہ شخص نبوت کا دعویٰ کرنے والا ہوتا۔ تو خدا تعالیٰ میرا نام محمدؐ اور احمدؐ اور مصطفےٰ اور مجتبےٰ نہ رکھتا۔ اور خاتم الانبیا کی طرح خاتم الاولیاء کر کے مجھ کو خطاب دیا جاتا بلکہ میں کسی علیحدہ نام سے آتا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے ہر ایک بات میں وجود محمدی میں مجھے داخل کر دیا یہاں تک کہ یہ بھی نہ چاہا۔ کہ یہ کہا جاوے کہ میرا کوئی الگ نام ہو۔ یا کوئی الگ قبر ہو۔ کیونکہ ظل اپنے اصل سے الگ ہو ہی نہیں سکتا۔"

حاشیہ نزول المسیح ص۳

یہ تمام تحریریں کھلے کھلے طور پر حضرت مسیح موعود کے عین محمد صلعم ہونے پر ایک بدیہی شہادت دے رہی ہیں اور ہمیں کسی لفظ کے ہیر پھیر کرنے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ یہ الفاظ خود آپ اپنی دلیل ہیں۔ سوچنے کا مقام ہے کہ جب حضرت مسیح موعود کو خدا تعالیٰ نے ہر ایک بات میں وجود محمدی میں داخل کر دیا ہے اور یہاں تک بھی نہیں چاہا کہ آپ کا کوئی الگ نام ہو۔ یا کوئی الگ قبر ہو۔ تو پھر ہم کون ہیں جو مسیح موعود کو باوجود صادق ماننے کے اس فضیلت کا مستحق یقین نہ کریں جس کو خدا اور خدا کے رسولؐ نے آپ کے لئے مقرر کیا ہے۔ پس ہم نہایت ہی انشراح صدر سے اس بات پر یقین لاتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود بروزی طور پر (نہ تناسخ کے طور پر) وہی نبی خاتم الانبیاء ہیں جن کا آخری زمانہ میں آنا مقدر ہو چکا تھا۔ اور یہ کہ حضرت مسیح موعود واقعی وہی جامع جمیع کمالات محمدیہ مع نبوت ہیں۔ جس کا آنا خدا کے مقدس نوشتوں میں ایک قرار یافتہ عہد کے طور پر درج ہے۔ اور آپ روحانی حقیقت کے اعتبار سے وہی حضرت خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جو زمین حجاز میں آج سے ۱۳۰۰ برس پہلے پیدا ہوئے تھے صلے اللہ علیہ وسلم۔ پس حضرت مسیح موعود کا اپنا کلام بھی ہم کو ان الفاظ پر پورا یقین لانے کے لئے صراحتہً مجبور کر رہا ہے جو حضرت شاہزادہ عبداللطیف شہید کابل نے اپنی کمال معرفت حاصل کرنے کے بعد فرماتے تھے کہ

"مسیح موعود محمدؐ است و عین محمدؐ است"

خاکسار محمد سعید سعدی از لاہور

کیا ایشوَر بولنے لگا؟

لکھنؤ میں ۱۷-۱۸ اکتوبر کو آریہ سماج کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا جس میں پنڈت اور مہاشے مدعو کئے گئے۔ آخری دن شنکا سمادھان کا وقت دیا گیا۔ جماعت احمدیہ لکھنؤ کی طرف سے اخویم خیر الدین احمد صاحب نے مندرجہ ذیل سوال کیا +

سوال "اوّل میں تمہیداً عرض کئے دیتا ہوں کہ میرے سوال کے تین جزو ہیں۔ بالترتیب تینوں اجزاء پر غور کرنے سے رُوح اور ایشور دونوں کا مرکب ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اب میں اصل سوال کو شروع کرتا ہوں:۔

جزو اوّل ۔ آریہ سماج کا مسلمہ ہے کہ رُوح مادہ اور ایشور تینوں واجب بالذّات ہیں (یعنی ہر سہ ازل سے تا ابد بنفسہٖ قائم ہیں) لہٰذا ہر ایک میں حقیقت واجبیہ کا پایا جانا ضروری ہے۔ اگر تینوں میں سے کسی ایک میں حقیقت واجبیہ نہ ہو تو اسکو واجب بالذّات نہیں کہہ سکتے مثال کے طور پر یوں سمجھنا چاہیئے کہ ہم کسی پتھر کو انسان نہیں کہہ سکتے کیونکہ وہ حقیقت جو انسان میں پائی جاتی ہے پتھر میں موجود نہیں۔ ساتھ ہی اس کے یہ امر بھی ثابت ہو گیا کہ وہ حقیقت واجبیہ جیسی مادہ میں ہے ویسی ہی ایشوَر میں ہے کیونکہ ہر ایک میں حقیقت واجبیہ پائی جاتی ہے اس کو زیر نظر رکھیں +

جزو دوم۔ یہ بھی آریہ سماج کے مسلمات سے ہے کہ مادہ "ست" (تھا۔ ہے۔ اور رہے گا) جیو "ست" اور "چت" (مدرک) اور ایشور "ست" "چت" اور "انند" (سرور) ہے + سوال ہوتا ہے کہ رُوح۔ مادہ۔ اور ایشور تینوں کیوں "ست" ہیں؟ ایا "ست" اقتضائے ذات ہے یا اقتضاء غیر؟ اسکے جواب کی دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ اقتضاء ذات یا اقتضاء غیر۔ اگر اقتضاء غیر ہے تو تینوں اپنے تعین وجود میں محتاج غیر ہونگے اور جو شے اپنے تعین وجود میں محتاج غیر ہو وہ واجب بالذات نہیں ہو سکتی۔ اور اگر اقتضائے ذات ہے (اور یہی تسلیم بھی کرنا پڑیگا) تو اس ذات میں وہ حقیقت موجود ہے جس کا نام حقیقت واجبیہ ہے لہٰذا اسی حقیقت کا یہ اقتضاء ہے کہ تینوں "ست" (یعنی ہر سہ زمن موجود رہنے والے) ہیں۔ وضاحت سے اس پر غور کریں۔ ایشور مادہ اور رُوح کیوں ہر سہ زمانہ میں موجود رہتے ہیں؟ اور کیوں خود بخود ہیں؟ جواب اس کا یہی ہو سکتا ہے کہ یہ تینوں حقیقت واجبیہ کے تقاضے سے ہر سہ زمانہ میں از خود موجود ہیں دوسرے الفاظ میں یوں کہنا چاہیئے کہ تینوں "ست" ہیں +

جزو سوم۔ جیو میں بموجب عقیدہ ویدک دھرم دو صفات ہیں:۔

"ست" اور "چت"۔ جیسا کہ ثابت کیا گیا ہے "ست" اسی حقیقت کا اقتضاء ہے جو تینوں میں موجود ہے یعنی حقیقت واجبیہ۔ سوال ہوتا ہے کہ "چت" (ادراک) کی صفت کس کا اقتضاء ہے؟ یہ یا تو اقتضاء ذات ہوگا یا اقتضائے غیر ذات۔ اگر اقتضائے غیر ذات ہے تو اپنے وجود میں دوسرے کا محتاج ہوگا جس سے واجب بالذات نہیں ٹھہر سکتا۔ اور اگر اقتضائے ذات ہے تو یا تو حقیقت واجبیہ کا اقتضاء ہوگا یا کوئی دوسری حقیقت اس کے وجود میں متحقق ہوگی لیکن شق اول غلط ہے کیونکہ اگر حقیقت واجبیہ کے اقتضاء سے ہوتا تو چونکہ مادے میں بھی وہ حقیقت موجود ہے اس لئے مادے کی صفت

یہی "چت" ہوتی۔ لیکن چونکہ "چت" مادے میں موجود نہیں ہے اس لئے یہ حقیقت واجبیہ کا اقتضاء نہ ہوگا۔ لہٰذا شق ثانی ہی تسلیم کرنی پڑیگی یعنی حقیقت واجبیہ کے علاوہ ایک دوسری حقیقت اسمیں موجود ہے جسکے تقاضا سے صفت "چت" جیو میں پائی جاتی ہے پس ثابت ہوا کہ جیو دو حقیقتوں سے مرکب ہے اور مرکب حادث ہوتا ہے لہٰذا جیو حادث ہوا نہ کہ واجب بالذات +

اب ایشور کی ذات پر بھی غور کیجئے۔ ایشور میں بھی صفات "ست" اور "چت" موجود ہیں جیسا کہ جیو میں۔ لہٰذا بموجب سوال جزو ۲ کے اس میں بھی دو حقیقتیں جیو کیطرح متحقق ہونگی اور صفت "انند" کے متعلق یہ اعتراض ہے کہ صفت "انند" ایشور میں اقتضاء ذات ہے یا اقتضاء غیر ذات۔ اگر اقتضائے غیر ذات ہے تو ایشور کا وجود حادث ٹھہرتا ہے اور اقتضائے ذات ہے تو دو صورتیں پیدا ہونگی یعنی یا تو حقیقت واجبیہ کا اقتضاء ہوگا یا اس حقیقت کا اقتضاء ہوگا جس کے تقاضا سے صفت "چت" ایشور میں متحقق ہے۔ تیسری صورت یہ ہوگی کہ دونوں حقیقتوں کے علاوہ ایک تیسری حقیقت ایشور میں پائی جاتی ہے۔ شق اول و دوم غلط و باطل ہیں کیونکہ حقیقت واجبیہ اور وہ دوسری حقیقت جسکے تقاضا سے "چت" ہے وہ روح میں موجود ہے مگر باوجود دونوں حقیقتیں روح میں موجود ہونیکے صفت "انند" روح میں نہیں پائی جاتی۔ پس ثابت ہوا کہ یہ اس حقیقت کا اقتضاء نہیں بلکہ ایک تیسری حقیقت کا اقتضاء ہے جو ان دونوں کے علاوہ ہے لہٰذا اس صورت میں ایشور میں تین حقیقتیں پائی گئیں (۱) حقیقت واجبیہ جس کا اقتضاء "ست" ہے۔ ۲۔ وہ حقیقت جسکے تقاضا سے صفت "چت" ہے۔ ۳۔ وہ حقیقت جسکے اقتضاء سے انند ہے لہٰذا ایشور بھی مرکب ہے اور جب مرکب ہوا تو حادث ٹھہرا اور حادث ایشور ہو نہیں سکتا +

اس کے جواب میں پنڈت رامچند صاحب دہلوی پریذیڈنٹ جلسہ نے مندرجہ ذیل جواب دیا:۔

جواب۔ دنیا میں ہم تین قسم کی چیزیں دیکھتے ہیں یعنی سب سے بڑی سب سے چھوٹی اور درمیانی۔ لہٰذا ہم کوئی وجہ نہیں بتا سکتے کہ یہ فرق چھوٹائی بڑائی کا ان میں کیوں ہے؟ نیز دنیا میں مدرک اور غیر مدرک چیزیں ہیں لہٰذا کوئی شخص نہیں کہہ سکتا کہ کیوں ایک شے مدرک اور دوسری غیر مدرک ہے۔ پھر آپ تعدد صفات سے ترکیب ثابت کر آئے ہیں اور یہ اعتراض آپکے خدا پر پڑے گا" (مفہوم)

جواب الجواب۔ دنیا میں تین قسم کی چیزوں کا ہونا (یعنی سب سے بڑی سب سے چھوٹی اور درمیانی) یا چیزوں کا مدرک اور غیر مدرک ہونا ہم ان تمام ممکنات کے وجود کی علت ایک ہی واجب بالذات ہستی یعنی خدائے قہار کو قرار دیتے ہیں۔ پس یہ فرق اسی نے قائم کیا ہے کیونکہ اسی نے سب کو وجود بخشا ہے۔ اسی لئے یہ اعتراض ہم پر عائد نہیں ہو سکتا اور اسکی وجہ ہم بتا چکے ہیں۔ دوسرے یہ کہ ہم تعدد صفات سے ترکیب ثابت نہیں کرتے بلکہ ان حقیقتوں کی وجہ سے جو انکی ذات میں موجود ہیں جن کا اثبات اوپر کر دیا گیا ہے۔ اسپر سماجی مقرر نے کہا کہ "یہ کوئی نئی بات نہیں بلکہ پرانے اعتراضات ہیں اور ہم اس سے زیادہ وجہ بیان نہیں کر سکتے اگر مزید وجہ معلوم کرنی ہو تو ایشور سے پوچھو" +

راقم۔ اس سوال کی اہمیت یا غیر اہمیت تو ظاہر ہے کہ قابل سماجی جواب دینے سے قاصر ہے اور عوام کے سمجھانے کو دو چار باتیں کہدیں اور جب معقول جواب نہ بن پڑا تو عاجز ہو کر کہدیا کہ ایشور سے پوچھو۔ خیر ہم تو اسکو بھی تسلیم کر لیتے ہیں مگر مشکل تو یہ ہے کہ سماجی مسلمات کے بموجب ایشور نے مدت مدید سے بولنا ہی چھوڑ دیا ہے اور صرف چار رشیوں سے بولکر ہی رہ گیا۔ امید کہ مہاشہ جی تخلیہ میں غور فرما کر معقول جواب دینگے + والسلام سید ارتضیٰ علی

طالبعلم ہائی سکول قادیان۔ لکھنؤ

سوائے اللہ تعالیٰ کے کون ہے جو مدد کرے؟

مندرجہ ذیل عریضہ پٹیالہ کے ایک احمدی دوست کیطرف سے حضرت امام محترم ایدہ اللہ کی خدمت میں پہنچا تھا۔ وہ کوئی مضمون نہیں نہ فرستندہ نے اشاعت کی غرض سے بھیجا مگر حضرت اقدس کی ڈاک میں سے جب یہ ہماری نظر سے گزرا تو لکھنے والے کے اخلاص اور درد دل کا روح پر ایک خاص اثر ہوا جسمیں دیگر احباب کو بھی شریک کرنا ضروری معلوم ہوا اسواسطے بے کم و کاست ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب بھائیوں میں ایسے ہی اخلاص کی روح پیدا کر دے اور وہ اپنے مصیبت زدہ برادران سلسلہ کے حق میں کم از کم مخلصانہ دعاؤں سے ہی ہمدردی و للہیت کا ثبوت دے سکیں۔ آمین۔

ایڈیٹر

پیارے مقتدائے روحانی۔ اے وہ کہ تو سراسر محبت ہے اے کہ تیری محبت روحانی راحت ہے۔ اے کہ تیرا جذب دارالامان کی مقدس زمین میں بیٹھے ہوئے اطراف عالم میں اپنا اثر کر رہا ہے۔ اے کہ کل جماعت کی دعائیں تیرے لئے ہیں۔ اے کہ تو حسن و احسان میں اپنے مقدس باپ کی نظیر ہے۔ ہاں اے برگزیدۂ خدا اے خلیفۃ المسیح اپنی جماعت کے لئے دعا کر۔ کہ وہ تقویٰ میں خداوند کریم کی منشاء کے مطابق ہو۔ اور اپنا مقصود حاصل کرے۔ آمین۔ ہاں ہمارے مالاباری احمدی بھائیوں کے لئے دعا کر۔ کہ خدا انھیں ان مصائب سے نجات دے اور ان کو صبر و ثبات کی توفیق دے۔ اور تیری جماعت جسکے دل ان حوادث کو سنکر پارہ پارہ ہو گئے ہیں۔ استقامت دکھائے۔ آمین۔ میں کیا عرض کروں۔ کہ ان پُر مصائب حالات کو پڑھ کر میرے دل کی کیا کیفیت ہے ہمارا سوائے اللہ تعالیٰ کے **اور کون ہے جو مدد کرے**۔ اور ہمارے بھائیوں کو ان تکالیف سے بچائے۔ آمین +

حضور والا ان دنوں میری طبیعت کچھ عجیب ہو رہی ہے۔ ہر وقت حضور کی محبت دل میں بڑھتی جاتی ہے اور جس کا فوری نتیجہ میں یہ دیکھتا ہوں۔ کہ میں اپنے اندر ایک نمایاں تبدیلی پاتا ہوں۔ اور میرا ایمان دن بدن ترقی کرتا جاتا ہے حضور دعا کریں کہ میں اور ترقی کر سکوں۔ آمین

مجھے قرآن شریف اچھی طرح سمجھ نہیں آتا۔ حضور دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ جو مسبب الاسباب ہے ایسی صورتیں پیدا کر دے کہ میں قرآن حضور سے پڑھ سکوں۔ میری طبیعت اکثر مضمحل رہتی ہے۔ حضور میری صحت کے لئے دعا فرماویں کہ جب میں مروں تو سچا احمدی ہوں۔ خدا میرے تعلقات حضور سے زیادہ وابستہ فرمادے۔ آمین۔ اور خداوند عالم حضور کو زیادہ مدارج اور مراتب عطا فرمادے تاکہ اسلام کا بول بالا ہو اور دنیا پر [illegible]۔ آمین +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح والمہدی ایدہ اللہ بنصرہ

(فرمودہ ۱۵ - اکتوبر ۱۹۱۵ء)

ترجمۃ القرآن انگریزی کی اشاعت کیلئے تحریک

لا یستوی القاعدون من المومنین غیر اولی الضرر والمجاھدون فی سبیل اللہ باموالھم وانفسھم ط فضل اللہ المجاھدین باموالھم وانفسھم علی القاعدین درجۃ ط وکلا وعد اللہ الحسنیٰ ط وفضل اللہ المجاھدین علی القاعدین اجراً عظیماً - (سورۃ النساء رکوع ۱۳)

خداتعالیٰ نے انسان کو دو قسم کی نعمتیں دی ہیں ایک وہ جو اسکے نفس سے تعلق رکھتی ہیں - اور اسکے جسم میں موجود ہیں ان کا مورد خود انسان کی جان اور نفس ہوتا ہے - اور ایک وہ ہیں جو انسان کے اردگرد اسکے آرام کے لئے پیدا کی ہیں - مثلاً چاند - سورج - پانی - ہوا وغیرہ - اور اندرونی نعماء میں سے ہاتھ چیز کو پکڑتا ہے اور منہ میں رکھتا ہے اور منہ اندر لیجاتا ہے پھر معدہ اسے ہضم کرتا ہے - اور جو حصہ مفید جسم ہوتا ہے پھیل جاتا ہے پس یہ دو قسم کی نعمتیں ہوئیں ٭

غرض دونوں نعمتوں کے سلسلے انسان کے ساتھ جاری ہیں - ایک اسکے نفس میں اور ایک باہر - جو نعمت بیرونی طور پر پائی جاتی ہے اسکے مقابلہ میں انسان کے اندر بھی اللہ تعالیٰ نے ایک چیز رکھ دی ہے - مثلاً پھلوں - ترکاریوں اور کھانے وغیرہ کی چیزوں میں ایک مزہ رکھا ہے تو اسکے مقابل انسان کو جو زبان دی ہے اس میں قوت ذائقہ رکھ دی ہے - اگر یہ چیزیں پیدا کر دی جاتیں اور زبان میں قوت ذائقہ نہ رکھی ہوتی تو یہ چیزیں بالکل بے فائدہ ہوتیں ایسے ہی اگر زبان میں قوت ذائقہ نہ رکھی ہوتی - اور ان چیزوں میں لذت رکھی جاتی تو قوت ذائقہ بالکل بے فائدہ ہوتی اسی طرح ناک میں سونگھنے کی قوت رکھدی - اور اسکے مقابل میں سونگھنے والی اشیاء کو پیدا کر دیا - اگر سونگھنے کی قوت کو رکھ کر یہ چیزیں نہ پیدا کی جاتیں تو ناک میں اس قوت کا رکھنا بالکل بے فائدہ ہوتا - اور اگر ناک کے اندر یہ قوت نہ رکھی جاتی اور ان چیزوں کو پیدا کر دیا جاتا تو بھی اس کا پیدا کرنا بے فائدہ ہوتا پس اندرونی نعمت کے زائل ہونے کے ساتھ بیرونی اور بیرونی کے زائل ہونیکے ساتھ اندرونی بھی زائل ہو جاتی اس انتظام کی مثال ریل کے دو لائنوں کی طرح ہے جو بالمقابل جاتی ہوں - الغرض کوئی قوت نہیں جسکے مقابلہ میں خداتعالیٰ نے اسکے استعمال کے لئے اسباب پیدا نہ کئے ہوں ٭

بیرونی نعمتیں مختلف صورتوں کی ہیں کبھی دولت کی صورت میں کبھی زمینوں کی صورت میں کبھی حکومت کی صورت میں - اللہ تعالیٰ کے انعام دو قسم کے ہیں - لہٰذا ان کا شکریہ بھی دو ہی طرح ہو سکتا ہے - جو نعمتیں انسان کے نفس میں پیدا کی گئی ہیں ان کا شکریہ انہی نعمتوں کے خرچ سے ادا ہو سکتا ہے - جو انسان کے اندر پیدا کی گئی ہیں - اور بیرونی نعمتوں کا شکریہ اسی طرح ادا ہو سکتا ہے کہ وہ نعمتیں جو انسان کے آرام کے لئے اسکے نفس کے باہر پیدا کی گئی ہیں انکو خرچ کیا جائے - لیکن بہت سے لوگ اس نکتہ کو نہ سمجھکر اگر خداتعالیٰ کے راستہ میں مال خرچ کرتے ہیں تو جان نہیں خرچ کرتے - اور بعض جان خرچ کرتے ہیں مگر مال خرچ نہیں کرتے - لیکن مومن دونوں قسم کے انعاموں کے شکریے ادا کرتا ہے - مسلمانوں کی عبادتیں بھی ایسی ہی ہیں - مثلاً نماز ہے - اسمیں انسان کا جسم مشغول ہوتا ہے - پس یہ اندرونی نعمتوں کے شکریہ کا ایک ذریعہ ہے اور اسکے برخلاف زکوٰۃ بیرونی نعمتوں کا شکریہ ادا کرنے کا ایک ذریعہ ہے - قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو تمام قسم کی نعمتوں کے خرچ کرنے کا حکم فرمایا ہے - حتے کہ مذہب حق کی نعمت کے بدلہ میں حکم فرمایا ہے کہ چونکہ ہدایت کی نعمت تمہیں ملی ہے تم اوروں کو ہدایت دو - جیساکہ فرمایا -

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولئک ھم المفلحون

غرض ہر ایک نعمت کا شکریہ اسی رنگ کے انفاق سے ہو سکتا ہے - چنانچہ جو آیت میں نے ابھی پڑھی ہے - اس میں اسی بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے - اور بتایا گیا ہے کہ جو خدا کے مقرب بندے ہوتے ہیں وہ اپنے اموال اور اپنی جانوں دونوں نعمتوں کو خداتعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرتے ہیں - پس انسان میں جب تک یہ دو باتیں جمع نہ ہوں وہ کامل مجاہد نہیں بنتا صحابہ کرام کو جب ہم دیکھتے ہیں تو انکی زندگی میں یہ نمونہ پاتے ہیں ہماری جماعت کے لوگ اموال خرچ کرنے میں تو خدا کے فضل سے بہت حصہ لیتے ہیں - لیکن انفسہم کی طرف بہت کم توجہ ہے - صحابہ رض کی یہ حالت تھی کہ وہ اپنا مال و جان خداتعالیٰ کے لئے نبی کریم ﷺ کے سامنے لاکر رکھ دیتے ہیں - اور جنگوں کے وقت بھی وہ سب سے آگے دکھائی دیتے تھے - حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم اسی کو سب سے بہادر سمجھتے تھے - جو نبی کریم کے پاس اور آپکے اردگرد رہا کرتا تھا - اور ہمیشہ آپکے پاس حضرت ابوبکر رض رہتے تھے -

بات یہ ہے کہ دشمن ہمیشہ یہی چاہتا ہے کہ پہلے جرنیل کو مارا جائے اور اسی جگہ پر دشمن کے زیادہ حملے ہوتے ہیں - اور وہیں اس کا زیادہ زور ہوتا ہے - ان زبردست حملوں کو روکنے کے لئے بڑی بہادری کی ضرورت ہوتی ہے - اور جرنیل کی حفاظت کرنیوالا اور اسکے اردگرد رہنے والا ہی ہمیشہ بہادر سمجھا جاتا ہے، ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت عمر رض نے چاہا کہ ابوبکر سے بڑھ جائیں - اور جس قدر مال انکے پاس آیا تھا - اس کا نصف حضرت نبی کریم کے سامنے لاکر رکھ دیا - اور انہوں نے یہ خیال کیا کہ بس اب میں ابوبکر رض سے بڑھ گیا - لیکن جس وقت حضرت ابوبکر رض بھی جو کچھ کہ گھر میں موجود تھا لے آئے تو نبی کریم نے عمر رض سے پوچھا عمر تم نے اپنے گھر میں اپنے اہل و عیال کے لئے کیا چھوڑا ہے ؟ انہوں نے جواب میں کہا یا رسول نصف گھر چھوڑ آیا ہوں اور نصف حضور کے پاس لے آیا ہوں - ابوبکر سے پوچھا کہ تم کیا لائے ہو اور گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا ہے - تو آپ نے جواب دیا - یا رسول اللہ جو کچھ گھر میں موجود تھا سب کچھ حضور کی خدمت میں حاضر کر دیا ہے - ان دونوں روایتوں کو ملا کر معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص اپنے مال کے انفاق میں دوسرے لوگوں پر فوقیت رکھتا تھا اپنی جان کے انفاق میں بھی سب سے آگے تھا - الغرض ان لوگوں نے خدا کے لئے جان بھی خرچ کی مال بھی خرچ کیا - خدا کے راستے میں لڑے بھی - وہ صرف اس بات کو کافی نہ سمجھتے تھے کہ ہم نے روپیہ خرچ کر دیا یا صرف لڑائی کو ہی کافی سمجھتے - نہیں بلکہ وہ دونوں چیزوں کو خدا کے لئے

خرچ کرنا ضروری سمجھتے تھے۔ اسی لئے تو خدا تعالیٰ نے انکو کامل مجاہد کہا۔ اور اس آیت کا مصداق بنایا ہے یہی وہ بات تھی۔ جسکے مقابلہ میں خدا تعالیٰ کی طرف انکو رحمت اور نعمت کے درجات ملے پس ہماری جماعت کو بھی ان دونوں باتوں کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ احمدیہ جماعتوں میں سے ایک جماعت ایسی ہے جو چندہ دینے میں سب سے آگے ہے لیکن تبلیغ کرنے میں سُست ہے۔ میں نے ایک دفعہ اس جماعت کے ایک دوست کو لکھا کہ آپکی جماعت ذمیوں کی جماعت ہے۔ کیونکہ ذمی ٹکس ادا کر کے جہاد کی خدمت سے آزاد ہو جاتے تھے۔ لیکن مسلمانوں کو زکوٰۃ اور چندوں کے علاوہ جانیں بھی خرچ کرنی پڑتی تھیں۔ پس اس جماعت میں اسلامی رنگ پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ یہ نقص ہماری جماعت کے ایک خاص حصہ میں پایا جاتا ہے۔ لیکن خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر ہم ایک نعمت کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور ایک دوسری نعمت کا شکریہ ادا نہیں کرتے تو ہمارا شکریہ نامکمل اور ناقص ہے۔ ایسے شخص کی مثال اس شخص کی طرح ہوگی۔ جو آدھا کرتہ پہنتا ہے۔ آدھا کرتہ پہننے والا انسان اپنے سارے جسم کو کیونکر ڈھانپ سکتا ہے۔ اس کا بدن تو ننگا ہی رہے گا۔ الغرض میرے اس خطبہ سے یہ مراد ہے کہ اگر تم مال خرچ کرتے ہو تو اسی کو کافی نہ سمجھو بلکہ جان کو بھی خرچ کرو یا مال دینے والے یہ خیال نہ کریں کہ بس ہم نے مال دیدیا۔ جان دینے کی ضرورت نہیں۔ وہ اپنے آپکو ذمی نہ بنائیں۔ بلکہ اپنی جان کو خدا کے لئے لڑائیں۔ جو مال دینگے۔ انکے ویسے ہی گناہ جھڑ جائینگے اور جو جان دینگے انکے اسی قسم کے گناہ جھڑینگے جو انعام خدا تعالیٰ نے انسان کے اندر رکھے ہیں ان کا شکریہ ادا کریں۔ اور خدمت دین کریں۔ غربا یہ نہ خیال کریں کہ ہم نے جان دیدی ہے مال دینے کی ضرورت نہیں وہ مال دینے کی طرف متوجہ ہوں اگر ایک غریب کو خدا تعالیٰ ایک سیر دانے دیتا ہے تو اُسے چاہیئے کہ اسی میں سے تھوڑا سا دیدے۔ اس کا تھوڑا سا دینا بھی خدا تعالیٰ کے نزدیک ہزار روپیہ کے برابر ہے۔ ایک دفعہ حضرت مولوی صاحب مغفور رضی اللہ عنہ درس فرما رہے تھے۔ تو اس میں اس قسم کی ایک آیۃ تھی۔ میں نے اسی وقت انصار اللہ کو لکھا کہ جب تم نے جان کو خدمتِ دین کے لئے دیدیا ہے۔ تو مال کو بھی خدا تعالیٰ کے لئے خرچ کرو۔ اسمیں کیا شک ہے کہ جو احمدیت میں داخل ہوتا ہے وہ انصار اللہ میں شامل ہوتا ہے۔ پس ہر ایک کو چاہیئے کہ اس وقت اپنی جان اور مال خرچ کرے۔ اس وقت جان خرچ کرنے کے یہ معنے نہیں کہ ظاہری جنگیں کیجائیں۔ تلوار کی جنگ دین کے لئے کرنی اب قطعاً حرام ہے۔ لہٰذا جو شخص اس زمانہ میں خدمت دین کے لئے جوش میں کفار پر تلوار اٹھاتا ہے۔ اس کی مثال اس شخص کی ہے۔ جو خدمت دین کے جوش میں اپنے آپ کو آگ میں ڈالدے۔ پس اس وقت جہاد تلوار سے جائز نہیں بلکہ امن کے ذرائع سے جہاد کرنا چاہیئے۔ خدمت دین کا تمہارے دلوں میں جوش ہو تو لوگوں کی ہدایت کیلئے کوشش کرو صحابہؓ نے جب تک لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو چاروں کونوں تک پہنچا نہیں دیا آرام نہیں لیا۔ اسی طرح اٰخرین منھم کہنے والے کھڑے ہو جائیں۔ اور حضرت مرزا صاحب (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی صداقت کو دنیا کے سامنے ثابت کر دکھائیں۔ اور دلائل سے تمام دنیا کو مغلوب کرلیں۔ اور انکو نیچا دکھائیں۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا موقعہ نکالا ہے کہ ہماری جماعت کے مخلصین جانی جہاد میں بھی حصہ لے سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے قرآن شریف کا انگریزی ترجمہ بہت جلد چھپکر شائع ہونیوالا ہے۔ عربی ٹکسٹ کا ایک حصہ تو تیار ہو چکا ہے۔ اور انگریزی کے پروف بھی تیار ہو رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے پہلے سیپارہ کے لئے روپیہ کا سامان اپنے فضل سے اپنے پاس سے ہی کر دیا ہے۔ اور اسکے لئے کسی چندہ کی تحریک کی ضرورت ہمیں پیش نہیں آئی۔ میرا خیال ہے کہ ایک سیپارہ جب فروخت ہو جائے تو اسی کی آمد سے دوسرا سیپارہ چھاپ دیا جائے۔ اسطرح جماعت پر بوجھ نہ پڑیگا۔ جسکے سامنے ابھی اور بہت سے کام ہیں۔ اور ترجمۂ قرآن کریم پر جسقدر روپیہ خرچ ہوگا۔ اس کا برداشت کرنا ان تمام تبلیغی اخراجات کے ہوتے ہوئے جو اس وقت ہماری جماعت کر رہی ہے مشکل معلوم ہوتا ہے۔ اندازاً اڑھائی لاکھ روپیہ اس قرآن پر خرچ ہوگا۔ صرف چھپوائی کا خرچ سوا لاکھ روپیہ ہے پس یہی طریق بہتر ہے کہ ایک ایک سیپارہ کر کے اسے شائع کیا جائے۔ اور اسکی اشاعت میں ہمارے دوست جانی جہاد کا ثواب حاصل کر سکتے ہیں۔ اب تک جو کتب ہماری طرف سے شائع ہوئی ہیں وہ ہماری ہی جماعت کے لوگ خریدتے رہے ہیں لیکن اس طریق سے اسقدر فائدہ نہیں ہوتا جو اسطرح ہو سکتا ہے کہ لوگ ان کتب کو خریدیں۔ کیونکہ جو کتاب ان لوگوں تک پہنچی ہی نہیں جن کے لئے لکھی گئی ہے۔ تو ان کو نفع کیا پہنچائے گی۔ پس دنیا کو نفع پہنچانے کا یہی طریقہ ہے کہ اس تک صداقت پہنچائی جاوے۔ اس کا ایک طریق تو مفت اشاعت ہے۔ لیکن دیکھا گیا ہے کہ جن لوگوں کو مفت کتاب دی جائے پڑھتے نہیں۔ پس یہ طریق درست نہیں دوسرا طریق یہ ہے کہ غیروں کے پاس کتابیں قیمتاً فروخت کی جائیں۔ اسطرح یہ فائدہ ہوگا کہ جو لوگ قیمت دیکر کتاب لینگے۔ ان میں سے اکثر اُسے پڑھیں گے بھی۔ پس ایک تو تبلیغ کی تبلیغ ہو جائے گی۔ دوسرے یہ بھی فائدہ ہوگا کہ جماعت پر ترجمہ کے اخراجات کا بوجھ نہ پڑیگا۔ اگر ہماری جماعت ہی ترجمہ کو خریدے تو یہ ایسی ہی بات ہوگی جیسے کوئی شخص روپیہ اپنی ایک جیب سے نکالکر دوسری میں ڈالدے تو اسکی ایک جیب میں روپیہ تو پڑ جائے گا۔ لیکن وہ شخص زیادہ مالدار نہیں ہو جائیگا۔ میں جانتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ اگر اپنی جماعت کے لوگوں کو میں کہوں تو وہ فوراً خواہ اپنی جائدادیں ہی بیچ کر انکو ایسا کرنا پڑے۔ سب سیپاروں کو خرید لینگے لیکن اس کا لازمی نتیجہ دوسرے چندوں پر پڑیگا۔ بیشک چندہ غیروں سے بھی لیا جا سکتا ہے۔ لیکن میں اسے پسند نہیں کرتا اوپر کا ہاتھ نیچے ہاتھ سے اچھا ہوتا ہے۔ یوں تو بعض غیر ہندو بھی چندہ دیدیتے ہیں لیکن وہ اور رنگ ہے۔ خود مانگنا مجھے نہایت ناپسند ہے جو لوگ مانگنے جاتے ہیں وہ دوسرے بیچتے بھی ہیں۔ لیکن ہم اپنا ایمان قرآن کریم کی چھپوائی کے لئے بیچ نہیں سکتے۔ اس ترجمہ نے لوگوں کو کیا ایمان کی طرف لانا ہے۔ جس کے لئے چھپوانے والے نے اپنا ایمان فروخت کردیا ہو غیروں سے چندہ ہم نہیں مانگ سکتے۔ ہاں اپنا مال فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ آخر فرداً فرداً احمدی تاجر اپنے اسباب دوسروں کے پاس فروخت کرتے ہی ہیں۔ پس سب سے بہتر طریق یہی ہے کہ انگریزی ترجمہ جہانتک ہو سکے ہندوستان میں ہر ایک مذہب و ملت کے لوگوں کے پاس فروخت کیا جائے تاکہ ایسا نہ ہو کہ دوا طبیب کے ہی گھر میں پڑی رہے اور جماعت پر بھی بوجھ نہ پڑے۔ اگر پانچ ہزار سیپارہ ہندوستان میں فروخت ہو جائے تو ہم ہزاروں کی تعداد میں یورپ میں لائبریریوں کو مفت بھیج سکتے ہیں۔ جسکے ذریعہ سے کروڑوں انسانوں کو

ہدایت ہو سکتی ہے ۔ اور اگلے سیپارہ کے چھپوانے کا خرچ بھی نکل سکتا ہے ۔ اس مدعا کو پورا کرنے کے لئے میرا خیال ہے۔ کہ پچاس یا سو مخلص احمدی فرداً فرداً اسی قدر جماعتیں اپنے آپ کو پیش کریں جو اپنے اپنے شہر میں سو یا پچاس نسخہ ہر ایک مذہب و ملت کے لوگوں میں کوشش کر کے فروخت کریں ۔ بعض شہروں کے لوگ اگر چاہیں تو سینکڑوں کی تعداد میں فروخت کر سکتے ہیں مثلاً لاہور ہی ہے ۔ وہاں ہزارہا تعلیم یافتہ لوگ موجود ہیں جو حق کے دلدادہ ہیں ۔ اور انکے دلوں میں تعصب نہیں جو شخص اس معاملہ میں کوشش کریگا ۔ اُسے قرآن کریم کی اشاعت کا ایک بہت بڑا ثواب ملیگا ۔ اور اسکے ذریعہ سے جو لوگ ہدایت پائینگے ۔ اور جن لوگوں کے دل سے تعصب دور ہو گا ۔ اور انکے دلوں میں اسلام کی عظمت پیدا ہوگی ۔ اس کا پورا ثواب انکو بھی ملے گا اور مالوں کے ساتھ جانی جہاد کر کے وہ بہت سے انعامات کے وارث ہونگے ۔ امراء کے لئے یہ مجاہدہ دوسروں کی نسبت اور بھی زیادہ ہے ۔ لیکن انکو یاد رکھنا چاہیئے کہ دین اسلام کے خادم امیر و غریب سب ہیں ۔ یورپ کے لوگ اپنی دنیاوی ترقی کے لیئے یہ سب کام کرتے ہیں ۔ غرباء کی ہمدردی کے لیئے وہاں بعض دفعہ پھول فروخت کرنے کے میلے مقرر ہوتے ہیں اور خود شاہی خاندان کی لیڈیاں تک اس فروخت میں حصہ لیتی ہیں ۔ پس اسلام کو گھر گھر پہنچانے کے لیئے جو خدمت کرنی پڑے اس میں شرم کی کوئی بات نہیں ۔ بعض لوگ زبانی تبلیغ نہیں کر سکتے وہ اسطرح تبلیغ کر سکیں گے ۔ کیونکہ جسقدر لوگوں کے گھروں میں ترجمہ قرآن انکی معرفت پہنچیگا ۔ گویا سب کو انہوں نے اسلام کی تبلیغ کر دی پس ہر جگہ کی جماعتیں اور جماعتوں کے افراد جن کو اللہ تعالیٰ اس ثواب میں حصہ لینے کی توفیق دے بہت جلد اطلاع دیں کہ کسقدر سیپاروں کے فروخت کرنیکی وہ حامی بھرتے ہیں امید کرتے ہیں تاکہ انکے نام نمونہ بھجوا دیا جائے ۔ جو تیار موجود ہے ۔ اور امید ہے کہ پہلا سیپارہ پندرہ بیس دن تک تیار ہو جائیگا ۔ اور ایک ماہ تک قادیان پہنچ جائیگا ۔ مگر اس بات کو خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ زیادہ تر کوشش اس کی اشاعت کی غیر احمدیوں ۔ ہندوؤں ۔ سکھوں اور عیسائیوں میں ہونی چاہیئے نہ یہ ہو کہ اپنی ہی جماعت کے لوگ اسے خرید لیں ۔ کیونکہ اس طرح اشاعت کا مقصد پورا نہیں ہو سکتا ۔ اگر سب ترجمہ بھی ختم ہو جائے تب بھی جماعت کے لئے پھر اور چھپوایا جا سکتا ہے پہلے صرف دوسرے لوگوں میں اسکی اشاعت ہونی چاہیئے اِلَّا ماشاء اللہ ۔ ایک سیپارہ کی قیمت دو ۲ روپے ہو گی ۔ اور غالباً بڑے سائز کے ڈیڑھ سو صفحہ پر ہو گا ۔ ایک اعلےٰ کاغذ پر بھی چھپوایا جائے گا ۔ جو مجلد بھی ہوگا ۔ اور اسکی قیمت غہ ۵ روپیہ فی سیپارہ ہے ۔

خدا تعالیٰ ہماری جماعت کے مخلصین کو ہر طرح کی دینی خدمات کی توفیق دے ۔ اور اس کام میں میرا ہاتھ بٹانے والوں کی اپنے خاص فضلوں کے ساتھ مدد فرماوے ۔ آمین

فہرست نومبائعین

بابت ماہ اکتوبر

- محمد عجب صاحب ۔ پشاور
- علی اکبر صاحب ۔ راولپنڈی
- محمد قاسم صاحب ۔ رائچور
- دین محمد صاحب ۔ دہرمکوٹ (گورداسپور)
- مستری فیض محمد صاحب جالندھر
- کلثوم بی بی بستی
- خوشی محمد صاحب چک ۹۸ لائل پور
- رحمت علی صاحب " "
- ہمشیرہ صاحبہ منشی غلام محمد صاحب مترجم ہائیکورٹ ۔ الٰہ آباد
- اسرائیل خان صاحب ۔ بلب گڈھ
- محمد افضل صاحب ۔ "
- شوکت حسین صاحب "
- حکیم سرفراز الحق صاحب "
- پیرزادہ عباس علی شاہ ۔ ضلع جہلم
- ظہور علی صاحب ۔ گوڑگاؤں
- بنی صاحب ۔ رائے چور
- واعظ محمد صاحب خضرپور کلکتہ
- اہلیہ " " "
- سید محبوب علی شاہ صاحب ۔ جموں
- مسماۃ جینا ۔ نابھہ
- عبدالرحیم صاحب ۔ بلب گڈھ
- محمد احمد صاحب "
- نور محمد صاحب "
- پھوپھی صاحبہ غلام نبی صاحب بلانوی ضلع گوجرات پنجاب
- اہلیہ منشی غلام محمد صاحب سیالکوٹ
- اہلیہ محمد حسین صاحب جالندھر
- نور محمد صاحب ۔ پانی پت
- عبدالوہاب صاحب "
- سید حاکم شاہ صاحب ۔ گوجرات
- اہلیہ " " "
- سید یعقوب شاہ صاحب "
- عبداللہ صاحب رائچور
- دادی صاحبہ احمد دین صاحب لائل پور
- حاجی احمد الدین صاحب "
- مسماۃ صغرا کیمل پور
- مسماۃ فاطمہ "

میزان ۳۷

ایک نومسلم انگریز کی خواہش

(کوئی احمدی نوجوان دوست پوری کریں)

ولائت سے ایک نومسلم انگریز برادر عبدالرحیم صاحب احمدی (مقیم فرانس) کے ذریعہ خواہش کرتے ہیں کہ کوئی احمدی نوجوان تصویری کارڈوں پر انکے ساتھ خط و کتابت کریں ۔ تصویریں عموماً مساجد کی ہوں یا اسلامی عمارات کی ۔ اُدھر سے وہ اس ملک کے تصویری کارڈ ارسال کرینگے ۔ پتہ یہ ہے :۔

Rfm. C. S. Schleich 3912
C. Company 7th Platoon, 3/6 City of London
Rifles. Hurst-Park
Camp Surrey
England

جو صاحب خط و کتابت شروع کریں ۔ مجھے بھی اطلاع دیں ۔

محمد صادق از مدراس

خریداری اخبار کی بجائے جو لوگ دوسروں سے پرچہ مانگ کر شوق پورا کرنے کے عادی ہیں ۔ انہیں سوچنا چاہیئے کہ اگر سب اسی طرح کرنے لگیں ۔ تو دنیا کے اخبارات کیونکر چلیں ؟ خاص کر الفضل کو تو عموماً اپنی ہی جماعت والے خریدتے ہیں ۔ اگر وہ بھی نہ لیں تو غیروں کو کیا پڑی ہے ؟ پس یہ اخبار ہر ایک ذی مقدرت غیور احمدی کو خود خرید کر پڑھنا چاہیئے ؟

(مینیجر)

چار نسخہ مجرب کا طبیب

روغن مسیحائی ۔ یہ مقوی اعضاء رئیسہ اور مردمی کی قوت کو غایت درجے مستحکم کرتی ہیں ۔ قیمت پانچ روپیہ تولہ

گولیاں مسیحائی " " قیمت تین روپے درجن

سرمہ " آنکھوں کے ہر قسم کے مرض کے لئے ۔ قیمت دو ۲ روپے فی تولہ

منجن مسیحائی ۔ دانتوں کو پختہ اور مسوڑوں کو مضبوط کرنے کے لئے ۔ آٹھ آنہ تولہ

خاکسار سید عزیز الرحمٰن احمدی قادیان دارالامان ضلع گورداسپور

Digtized by Khilafat Library